www.KitaboSunnat.com

عمران اسلم ☆

مشہور شارحین حدیث کا نظریہ قراءات

علم قراءات وہ جلیل القدر علم ہے جس کے ساتھ تمام فنون کے ماہرین نے ہر دور میں تصنیف وتالیف اور درس وتدریس کے ذریعہ تعلق رکھا ہے۔ خاص طور پر 'اہل الحدیث' (محدثین کرام) کا 'اہل القرآن' (قراء عظام) سے یہ مناسبت خصوصی ہے کہ قرآن وسنت دونوں روایت وخبر کے حوالے سے آئندہ زمانوں تک منتقل ہورہے ہیں اور قراء ومحدثین ان کی روایات کا ذریعہ بنے ہیں۔ رشد قراءات نمبر۳ میں خاص طور پر اس مناسبت کے پیش نظر ہم نے اہل الحدیث کی نمائندگی کیلئے صرف مشہور شارحین کے نظریہ قراءات کو موضوع بحث بنایا ہے۔ اس ضمن میں خصوصاً کتب ستہ اور اس کے شارحین کے افکار قراءات پیش نظر رہے۔ اس سلسلہ میں صرف فتح الباری از حافظ ابن حجر، المنہاج شرح صحیح مسلم از امام نووی، عون المعبود از محدث عظیم آبادی اور تحفۃ الاحوذی از محدث مبارکپوری پیش نظر رہیں جبکہ سنن ابن ماجہ اور سنن نسائی کی شروحات چونکہ عام طور پر زیادہ معروف نہیں، چنانچہ ان میں پیش کردہ افکار سے صرف نظر کیا گیا ہے۔

اتمام فائدہ کی غرض سے مشہور محدث اور مفسر حافظ ابو الفداء ابن کثیر رحمہ اللہ کی کتاب فضائل قرآن سے حدیث سبعہ کے حوالے سے ان کی گزارشات کو بھی ایک مستقل مضمون کے طور پر شائع کیا جارہا ہے۔ تفسیر ابن کثیر کے بعض طبعوں میں اس بحث کو مقدمہ میں خاص طور پر شامل بھی کیا گیا ہے۔ [ادارہ]

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ کا مؤقف

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ قراءاتِ متواترہ کے بھرپور مؤیدین میں سے ہیں۔ انہوں نے 'فتح الباری شرح صحیح البخاری' میں حدیث سبعہ پر سیر حاصل بحث کی ہے اور دیگر علماء کے نقطہ نظر کو بھی بیان کیا ہے۔

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

سمعت هشام بن حكيم يقرأ سورة الفرقان في حياة رسول الله ﷺ فاستمعت لقراءته فإذا هو يقرأ على حروف كثيرة لم يقرءنيها رسول الله ﷺ فكدت أساوره في الصلاة فانتظرته حتى سلم، ثم لببته بردائه -أو بردائي- فقلت: من أقرأك هذه السورة؟ فقال: أقرأنيها رسول الله ﷺ. فقلت له: كذبت فوالله! أن رسول الله ﷺ أقرأني هذه السورة التي سمعتك تقرأها. فانطلقت أقوده إلى رسول الله ﷺ، فقلت: يارسول الله! إني سمعت هذا يقرأ بسورة الفرقان على حروف لم تقرئنيها وأنت أقرأتني سورة الفرقان.

☆ فاضل کلیة الشریعة، جامعہ لاہور الاسلامیہ ورکن مجلس التحقیق الاسلامی، لاہور

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فقال رسول الله ﷺ: «أَرْسِلْهُ يَا عُمَرُ! اِقْرَأْ يَا هِشَامُ!». فقرأ هذه القرائة التي سمعته يقرؤها. قال رسول الله ﷺ: «هٰكَذَا أُنْزِلَتْ»، ثم قال رسول الله ﷺ: «إِنَّ هٰذَا الْقُرْآنَ أُنْزِلَ عَلٰى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ». [صحیح بخاری: ۲۴۱۹، صحیح مسلم ۸۲۰، ابوداؤد: ۱۴۷۵، سنن ترمذی: ۲۹۴۳]

''حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی حیات میں ہشام بن حکیم رضی اللہ عنہ کو سورۃ الفرقان پڑھتے سنا۔ میں نے جب ان کی قراءت کی طرف کان لگائے تو وہ ایسے بہت سے حروف پر پڑھ رہے تھے جو رسول اللہ ﷺ نے مجھے نہیں پڑھائے تھے۔قریب تھا کہ میں نماز ہی میں ان پر جھپٹ پڑوں، لیکن میں نے انتظار کیا یہاں تک کہ انہوں نے سلام پھیرلیا۔ پھر میں نے ان کو ان کی (یا فرمایا اپنی) چادر سے کھینچا اور پوچھا کہ تمہیں یہ سورت کس نے پڑھائی ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ یہ سورت مجھے رسول اللہ ﷺ نے پڑھائی ہے۔ میں نے ان سے کہا کہ تم غلط کہتے ہو اللہ کی قسم یہ سورت جو میں نے تمہیں پڑھتے ہوئے سنا ہے مجھے رسول اللہ ﷺ نے پڑھائی ہے ۔ پھر میں ان کو کھینچتا ہوا رسول اللہ ﷺ کے پاس لے گیا اور کہا کہ یارسول اللہ میں نے ان کو سورۃ الفرقان ان حروف پر پڑھتے ہوئے سنا جو آپ نے مجھے نہیں پڑھائے حالانکہ آپ ہی نے سورۃ الفرقان مجھے پڑھائی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عمر! ان کو چھوڑ دو۔ پھر فرمایا اے ہشام تم پڑھو تو انہوں نے وہی قراءت پڑھی جو میں نے ان کو پڑھتے ہوئے سنا تھا۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (یہ سورت) اسی طرح نازل کی گئی ہے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ قرآن سات حروف پر نازل کیا گیا ہے جو آسان ہو وہ پڑھو۔''

أنّ ابن عباس رضى الله عنه حدثه أن رسول الله ﷺ قال: « أَقْرَأَنِي جِبْرِيلُ عَلَى حَرْفٍ فَرَاجَعْتُهُ فَلَمْ أَزَلْ أَسْتَزِيدُهُ فَيَزِيدُنِي حَتَّى انْتَهٰى إِلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ" [صحيح البخارى: ۴۹۹۱]

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے جبریل علیہ السلام نے ایک حرف پر قرآن پڑھایا میں نے ان سے تکرار کیا۔ میں ان سے مزید طلب کرتا رہا اور وہ مجھے (اللہ کے حکم سے) مزید دیتے رہے حتیٰ کہ معاملہ سات قراءتوں تک جا پہنچا۔''

مذکورہ بالا احادیث نبویہ ﷺ صحیح بخاری کی روایات ہیں جن کو امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنی مایہ ناز تصنیف جامع صحیح بخاری کی کتاب فضائل قرآن کے باب ''أنزل القرآن على سبعة أحرف'' میں نقل کیا ہے۔ حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ نے اپنی شہرہ آفاق تصنیف فتح الباری شرح صحیح بخاری میں ان احادیث نبویہ کی خوب تشریح کی ہے۔ جس کو آئندہ صفحات میں پیش کیا جاتا ہے۔

حدیث عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی شرح

✳ أقرأني جبريل على حرف فراجعته

صحیح مسلم میں حضرت اُبی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''میں بار بار جبریل علیہ السلام سے کہتا رہا کہ میری اُمت پر آسانی کیجئے۔ ایک دوسری روایت میں ہے ''إن أمتی لا تطيق ذلك'' کہ وہ صرف ایک لہجہ پر قرآن کریم پڑھنے کی طاقت نہیں رکھتی۔

سنن ابوداؤد میں حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مذکور روایت کے الفاظ یہ ہیں:

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

’’فقال لی الملك الذي معي: قل على حرفين ، حتىٰ بلغت سبعة أحرف‘‘

[سنن ابوداود:۱۴۷۷]

’’مجھے اس فرشتے نے کہا جو میرے ساتھ تھے، (یعنی حضرت جبریل امین علیہ السلام) (کہ اپنی اُمت کو) دوحروف پر پڑھنے کا حکم دیجئے۔ حتیٰ کہ وہ سات حروف تک پہنچ گئے۔‘‘

سنن نسائی میں امام نسائی رحمہ اللہ حضرت انس رضی اللہ عنہ اور حضرت ابی رضی اللہ عنہ سے ایک روایت نقل کرتے ہیں:

حضرت جبریل امین علیہ السلام اور حضرت میکائیل علیہ السلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لائے۔ حضرت جبریل علیہ السلام نے کہا: ایک حرف پر قرآن کریم پڑھیے۔ حضرت میکائیل علیہ السلام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا اس میں اضافہ کروایئے۔

مسند احمد میں بھی حدیث ابی بکرہ انہی الفاظ کے ساتھ وارد ہوئی ہے۔

”فلم أزل أستزيده ويزيدني“ کی شرح

حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ حضرت جبریل امین علیہ السلام دوبارہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا کہ اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت قرآن کریم کو دو حروف پر پڑھے۔ پھر تیسری بار آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لائے اور کہا اپنی اُمت کو حکم دیجیے کہ وہ قرآن کریم کو تین حروف پر پڑھیں۔ اس کے بعد پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے اور فرمایا اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت قرآن کریم کو چار حروف پر تلاوت کرے۔ پس تیری اُمت کے لوگ ان میں سے جس حرف پر بھی پڑھیں گے ان کی قراءت درست ہوگی۔

طبرانی کی روایت میں ہے:

’’على سبعة أحرف من سبعة أبواب من الجنة‘‘ [طبرانی:۸۲۱۷]

’’کہ قرآن کریم کے سات حروف جنت کے سات ابواب سے ہیں۔‘‘

سنن ابی داؤد کی ایک روایت میں ہے:

”ثم قال ليس منها إلا شاف كاف إن قلت سميعاً عليماً عزيزاً حكيماً ما لم تختم آية عذاب برحمة أو آية رحمة بعذاب“ [سنن ابوداود:۱۴۷۷]

’’پھر فرمایا: ان میں سے ہر ایک حرف (یعنی ہر ایک قراءت) شافی کافی ہے۔ اگر تو سمیعا ، علیما ، عزیزا ، حکیما کہے اور جب تک آیت عذاب کو آیت رحمت سے اور آیت رحمت کو آیت عذاب سے خلط نہ کرے۔‘‘

سنن ترمذی میں ایک اور طریق سے یہ روایت منقول ہے۔ جس میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

’’يا جبريل إني بعثت إلى أمة أميين ومنهم العجوز والشيخ الكبير والغلام والجارية والرجل الذي لم يقرأ كتابا قط . ‘‘ [جامع الترمذی:۲۹۴۴]

’’اے جبریل امین علیہ السلام! میں ایسی امت کی طرف مبعوث کیا گیا ہوں جن میں بوڑھے اور بوڑھیاں، بچے اور بچیاں ہیں اور ایسے لوگ ہیں جنھوں نے کبھی بھی کتاب نہیں پڑھی۔‘‘

◉ اِمام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے مسند احمد میں ابوبکرہ کی روایت نقل کی ہے:

’’كلها شاف كاف‘‘ ’’تمام حروف شافی کافی ہیں۔‘‘ [مسند احمد:۲۰۴۴۱]

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مذکورہ بالا بحث کا ماحصل

مذکورہ بالا تمام اَحادیث اس بات کو تقویت دیتی ہیں کہ سبعہ اَحرف سے مراد سبعہ لغات یا سبعہ قراءات ہیں۔ یعنی قرآن کریم کا نزول سات لغات یا سات قراءات پر ہوا۔

لفظ احرف، حرف کی جمع ہے۔ جیسے افلس فلس کی جمع ہے۔ اگر احرف سے لغات مراد لی جائیں تو اس کا معنی لغات کی سات وجوہ ہوگا۔ کیونکہ لغت میں حرف کا معنی 'وجہ' بھی پایا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ﴿وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّعْبُدُ اللّٰهَ عَلٰى حَرْفٍ﴾ [الحج:۱۱] اور اگر احرف سے مراد قراءات لی جائیں تو ایسی صورت میں حرف کا اطلاق 'کلمہ' پر ہوگا اور یہ اطلاق مجازاً ہوگا۔ کیونکہ حرف کلمے کا جزء ہے یعنی قراءت پورے کلمے اور لفظ کی ہوتی ہے ایک حرف کی نہیں ہوتی۔

دوسری حدیث کی شرح

"فإن رسول الله ﷺ قد أقرأنيها"

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ "رسول اللہ ﷺ نے مجھے پڑھایا۔" اس سے اس طرح اِستدلال کیا گیا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ہشام رضی اللہ عنہ کو غلطی اور خطا کا مرتکب قرار دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ چونکہ آغاز اسلام کے مسلمانوں میں سے تھے اور ان کا اسلام راسخ تھا جبکہ حضرت ہشام رضی اللہ عنہ نئے نئے حلقہ بگوش اسلام ہوئے تھے۔ اس لیے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ بات محسوس کی کہ حضرت ہشام کا ابھی اسلام پختہ نہیں ہے اور ان کی قراءت ابھی اتنی پختہ نہیں ہوگی۔ جبکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے بارے پورا یقین اور ایمان رکھتے تھے کہ جو انہوں نے قراءت کی ہے ایسے ہی انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا ہے۔

سببِ اختلاف قراءت عمر و ہشام رضی اللہ عنہما

حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس سورۃ کو رسول ﷺ سے بہت دیر پہلے پڑھ اور سیکھ چکے تھے۔ اس کے بعد اس کے خلاف جو کچھ نازل ہوا اسے نہیں سن سکے تھے۔ اور فتح مکہ کے موقع پر رسول اللہ ﷺ نے حضرت ہشام رضی اللہ عنہ کو وہ کچھ پڑھایا جو تازہ ترین نازل شدہ تھا۔ یہی وہ سب سے بڑی وجہ اور سبب ہے جس کی بنا پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت ہشام رضی اللہ عنہ کے درمیان اختلاف واقع ہوا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا حضرت ہشام رضی اللہ عنہ کی قراءت کو اجنبی قرار دینا اور اس کا انکار کرنے میں جلدی کرنا اس بات کا احتمال پیدا کرتا ہے کہ انہوں نے رسول ﷺ کا فرمان:

"أنزل القرآن على سبعة أحرف" پہلے نہیں بلکہ اسی موقع پر سنا۔

إن هذا القرآن أنزل على سبعة أحرف کی تفصیلی شرح

امام طبری رحمہ اللہ، اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ وہ اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کی قراءت سنی تو غصے سے بے قابو ہو گئے اور اس کو لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ اس شخص نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا آپ ﷺ نے مجھے اس طرح نہیں پڑھایا؟ آپ ﷺ نے فرمایا کیوں نہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سینے میں کوئی چیز (یعنی وسوسہ) پیدا ہوئی جسے رسول اللہ ﷺ نے ان کے چہرہ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے پہچان لیا۔ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سینے پر (اپنا ہاتھ مبارک) مارا اور فرمایا: شیطان عمر سے دور ہوجا۔ آپ ﷺ نے یہ تین مرتبہ فرمایا، پھر فرمایا:

اے عمر!«القرآن كله صواب، ما لم تجعل رحمة عذابا أو عذابا رحمة».

''قرآن سارے کا سارا ہی درست ہے جب تک آیت عذاب کو آیت رحمت کے ساتھ اور آیت رحمت کو آیت عذاب کے ساتھ خلط نہ کیا جائے۔''

جو واقعہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت ہشام رضی اللہ عنہ کے درمیان پیش آیا اسی طرح کا واقعہ دیگر صحابہ کے درمیان بھی پیش آیا۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ سورہ نحل کی قراءت میں اختلاف رونما ہوا۔

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ، ابوعبید رحمہ اللہ اور امام طبری رحمہ اللہ ابوجہم بن الصمہ رحمہ اللہ سے ایک حدیث نقل کرتے ہیں:

''أن رجلين اختلفا في آية من القرآن كلاهما يزعم أنه تلقاها من رسول الله ﷺ''

[مسند احمد: ۱۷۵۷۷]

''دو آدمیوں کا قرآن کریم کی ایک آیت میں اختلاف ہوگیا۔ ان دونوں کا گمان تھا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے اسے پڑھا ہے۔'' پھر حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کی پوری حدیث بیان کی۔

- امام طبری رحمہ اللہ اور امام طبرانی رحمہ اللہ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں:

''جاء رجل إلى رسول الله ﷺ فقال: أقرأني ابن مسعود سورة أقرأنيها زيد وأقرأنيها أبى بن كعب فاختلفت قراءتهم، فبقراءة أيهم آخذ؟ فسكت رسول الله ﷺ وعليّ إلى جنبه، فقال علي: ليقرأ كل إنسان منكم كما علم فإنه حسن جميل.'' [طبرانی: ۴۹۳۸]

''ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ عرض کیا کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے مجھے ایک سورت پڑھائی ہے اور وہی حضرت زید رضی اللہ عنہ اور حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ نے بھی پڑھائی ہے تو ان کی قراءت میں اختلاف ہوگیا ہے تو میں کس شخص کی قراءت کے مطابق پڑھوں؟ تو رسول اللہ ﷺ خاموش ہوگئے اور آپ ﷺ کے پہلو میں حضرت علی رضی اللہ عنہ تشریف فرما تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہر انسان کو چاہئے کہ وہ ایسے پڑھے جیسے اسے پڑھایا گیا ہے۔ پس وہی قراءت حسین وجمیل ہوگی۔''

- اِمام احمد بن حنبل رحمہ اللہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث نقل کرتے ہیں:

'' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے سورت 'آل حم' پڑھائی۔ میں مسجد کی طرف چلا میں نے ایک آدمی سے کہا۔ اس (سورت) کو پڑھیے تو اس نے وہ حروف پڑھے جو میں نے نہیں پڑھے تھے۔ میں نے اسے کہا: میں نے یہ (سورت) رسول اللہ ﷺ سے پڑھی ہے۔ ہم دونوں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور آپ ﷺ کو اس کی اطلاع دی۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

''إنما أهلك من كان قبلكم الاختلاف، ثم أسر إلى علي شيئا''

''تم سے پہلے لوگ اختلاف کی وجہ سے ہلاک کردیئے گئے۔''

پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سرگوشی کی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

'' إن رسول الله ﷺ يأمركم أن يقرأ كل رجل منكم كما علم''

''رسول اللہ ﷺ تمہیں حکم فرماتے ہیں کہ تم میں سے ہر آدمی ایسے پڑھے جیسے اسے سکھایا گیا ہے۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما کہتے ہیں:

”ہم چلے ہم میں سے ہر آدمی وہ حروف پڑھ رہا تھا جو اس کا ساتھی نہیں پڑھتا تھا۔“ [مسند احمد:۳۹۸۱]

✳فاقرءوا ما تیسر منه کی شرح

یعنی نازل شدہ قرآن کریم سے جو آسانی سے پڑھ سکو اسے پڑھ لیا کرو۔ اس میں اس کی حکمت کی طرف اِشارہ ہورہا ہے اور یہ قاری کی آسانی کے لیے ہے۔ یہ اس قول کو مضبوط اور محکم کرتا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ ’احرف‘ سے مراد ”تأدية المعنى باللفظ المرادف“ ”کسی مترادف لفظ سے معنی کا ادا کرنا۔“ اگر چہ وہ ایک ہی لغت سے ہو۔ کیونکہ حضرت ہشام رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ دونوں قریشی تھے۔ باوجود اس کے، ان دونوں (حضرت ہشام رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ) کی قراءت میں اختلاف ہوگیا۔

ابوعبید رحمہ اللہ اور بعض دوسرے لوگ کہتے ہیں:

”’سبعہ اَحرف‘ سے مراد ’لغات کا اختلاف‘ ہے۔ یہ مؤقف ابن عطیہ رحمہ اللہ نے اختیار کیا ہے۔ اس پر تعاقب کرتے ہوئے یہ اعتراض کیا گیا ہے کہ عرب کی لغات تو سات سے کہیں زیادہ ہیں۔“

اس کا جواب یہ دیا گیا ہے کہ ’سبع لغات‘ سے مراد عرب کی سب سے زیادہ فصیح و بلیغ لغات ہیں۔

ابوصالح حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”نزل القرآن على سبع لغات“

”قرآن کریم سات لغات میں نازل ہوا ہے۔“

ان میں سے پانچ لغات کا تعلق قبیلہ ھوازن سے ہے اور ھوازن کی شاخوں میں سعد بن بکر، جشم بن بکر، نصر بن معاویہ اور قبیلہ ثقیف شامل ہیں۔ گویا یہ تمام قبائل ھوازن سے ہیں اور ان کو علیا ھوازن کہا جاتا ہے۔ اسی لیے تو ابوعمرو بن العلاء رحمہ اللہ نے کہا ہے:

”أفصح العرب عُليا هوازن وسفلىٰ تميم يعني بني دارم . “ [مقدمة تفسير ابن كثير]

”عرب میں سب سے زیادہ فصیح و بلیغ علیا ھوازن اور سفلیٰ بنوتمیم یعنی بنودارم کے لوگ ہیں۔“

◉ ابوعبید رحمہ اللہ نے ایک اور طریق سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے:

”نزل القرآن بلغة الكعبين كعب قريش و كعب خزاعة قيل و كيف ذاك؟ قال: لأن الدار واحدة يعني أن خزاعة كانوا جيران قريش فسهلت عليهم لغتهم . “

[الإتقان فی علوم القرآن: فصل فی كيفية إنزاله]

”قرآن کریم کعبین یعنی کعب قریش اور کعب خزاعہ کی لغت میں نازل ہوا۔ پوچھا گیا کہ یہ کیسے ہوسکتا ہے؟ کہا کہ ان کا گھر ایک ہی ہے یعنی خزاعہ والے قریش کے پڑوسی تھے اس لیے قریش کی لغت خزاعہ پر آسان ہوگئی۔“

◉ ابوحاتم سجستانی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

قرآن کریم قریش، ھذیل، تیم الرباب، ازد، ربیعہ، ھوازن اور سعد بن بکر کی لغت میں نازل ہوا۔ ابن قتیبہ رحمہ اللہ نے اس کا اِنکار کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے کلام سے اس کی دلیل دی ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿ وَ مَاۤ اَرۡسَلۡنَا مِنۡ رَّسُوۡلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوۡمِهٖ ﴾ [إبراهيم:٤]
''ہم کسی رسول کو مبعوث نہیں کرتے مگر اس کی قوم کی زبان دے کر۔''
لہٰذا قرآن فقط قریش کے لغت پر ہے۔
حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: '' نزل القرآن بلغة مضر''[الإتقان فی علوم القرآن]
''کہ قران کریم مضر (قبیلہ) کی لغت میں نازل ہوا ہے۔''
بعض علماء قبائل مضر کو معین کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ہذیل، کنانہ، قیس، ضبہ، تیم الرباب، اسد بن خزیمہ اور قریش قبائل مضر ہیں۔ جن کی طرف سات لغات کی نسبت ہے۔

◉ اَبوشامہ رحمہ اللہ نے بعض شیوخ سے نقل کیا ہے:

''شروع میں قرآن کریم قریش اور فصیح و بلیغ عربی بولنے والے عرب، جو قریش کے پڑوسی تھے، ان کی زبان میں نازل ہوا۔ پھر عربوں کے لیے جائز کر دیا گیا کہ وہ اپنی اپنی لغات میں قرآن کریم کی تلاوت کریں۔ چونکہ ان کے الفاظ اور اعراب میں اختلاف پایا جاتا ہے اور ان میں سے کوئی تکلف سے کام نہ لے یعنی وہ مشقت کرتے ہوئے اپنی زبان اور لغت سے نکل کر کسی اور کی لغت میں جانے کی کوشش نہ کرے۔''

خلاصہ

اس بحث کا خلاصہ یہ ہے کہ مذکورہ اِجازت کسی کی اپنی مرضی اور خواہش پر منحصر نہیں ہے کہ ہر شخص اپنی خواہش کے مطابق کلمہ کو لغت میں مترادف لفظ سے بدلتا رہے بلکہ اس کو مانا جائے گا جس نے نبی کریم ﷺ سے سماع کیا ہے۔ جیسا کہ حضرت ہشام رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ حدیث میں ہے: ''أقرأني النبي ﷺ'' ''رسول اللہ ﷺ نے مجھے پڑھایا ہے۔''

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ نے سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں سنا کہ آپ 'حتی حین' کو لغت ہذیل میں 'عتی حین' پڑھتے ہیں تو آپ رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا کہ اس سے باز رہیے اور قرآن کو لغت قریش پر پڑھیے، کیونکہ یہ لغت قریش پر نازل ہوا ہے۔ اس طرح کا قول حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے۔

◉ اَبوشامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے اس قول ''نزل بلسان قریش'' سے ان کی مراد یہ ہے کہ شروع میں قرآن قریش کی زبان میں نازل ہوا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے لوگوں پر آسانی فرمائی اور ان پر ان کی لغات میں قرآن کریم پڑھنا جائز کر دیا گیا۔''

کیا قرآن کا کوئی کلمہ سات حروف پر پڑھا جا سکتا ہے؟

◉ ابن عبدالبر رحمہ اللہ کہتے ہیں:

'' یہ متفق علیہ مؤقف ہے (کہ قرآن کا ہر کلمہ سات وجوہ پر نہیں پڑھا جاتا) بلکہ یہ ناممکن ہے۔ پورے قرآن کریم میں ایک مقام 'عبد الطاغوت' کے علاوہ کوئی مقام اور کلمہ بھی سات وجوہ یا سات لغات پر نہیں پڑھا جاتا۔ یہ ایسا کلمہ ہے جو سات وجوہ پر پڑھا جاتا ہے۔ لیکن ابن قتیبہ رحمہ اللہ نے اس کا انکار کرتے ہوئے کہا ہے کہ پورے قرآن میں کوئی جملہ اور کوئی کلمہ بھی ایسا نہیں ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جبکہ ابن الانباری رحمہ اللہ نے ”عبد الطاغوت ، ولا تقل لھما أف ، وجبریل “جیسی اَمثلہ کو پیش کر کے ابن قتیبہ رحمہ اللہ کا رد کیا ہے۔

سبعہ اَحرف سے مراد

◉ ابن عبدالبر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

اکثر اہل علم اس چیز کا اِنکار کرتے ہیں کہ 'احرف' سے مراد 'لغات' ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت ہشام رضی اللہ عنہ کا قراءت میں اختلاف ہوا تھا حالانکہ ان کی لغت ایک ہی تھی (اگر احرف سے مراد لغات ہوتی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت ہشام رضی اللہ عنہ کے درمیان اختلاف کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا) ان (اکثر علماء کرام) کا کہنا ہے کہ اس سے الفاظ مختلفہ کے ساتھ متفق معانی کی سات وجوہ مراد ہیں۔ جیسے اقبل تعال اور ھلم ، کہ ان کے معانی تو متفق ہیں لیکن الفاظ میں اختلاف پایا جاتا ہے۔

ابن قتیبہ رحمہ اللہ اور دیگر نے سات کے عدد کو وجوہ پر محمول کیا ہے:

① حرکات تبدیل ہوں لیکن معنی اور صورت میں تبدیلی نہ آئے مثلاً ﴿وَ لَا یُضَآرَّ کَاتِبٌ وَّ لَا شَهِيْدٌ ﴾ [البقرۃ: ۲۸۲] کے فتحہ اور ضمہ کے ساتھ پڑھا جاتا ہے۔

② فعل کے بدلنے سے تبدیلی واقع ہو، جیسا کہ: ﴿ بٰعِدْ بَيْنَ أَسْفَارِنَا ﴾ یہ فصل ماضی اور صیغہ طلب دونوں کے ساتھ واقع ہوا ہے۔

③ بعض حروف مہملہ کے لفظوں کا تبدیل ہونا جیسے ہے: ﴿ نُنْشِزُهَا ﴾ راء اور زاء کے ساتھ۔

④ ابدال حرف کا بدلنا جن کے مخارج قریب قریب ہوں مثلاً ﴿ طَلْحٍ مَّنْضُوْدٍ ﴾ طاء اور عین کے ساتھ۔

⑤ تقدیم و تاخیر سے تبدیلی واقع ہونا مثلاً ﴿وَجَآءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ﴾ جبکہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، حضرت طلحہ بن مصرف رضی اللہ عنہ اور زین العابدین رضی اللہ عنہ کی قراءت اس طرح تھی 'وَجَآءَتْ سَكْرَةُ الْحَقِّ بِالْمَوْتِ'

⑥ کمی وبیشی سے تبدیلی واقع ہونا۔ جیسے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما اور ابودرداء رضی اللہ عنہ سے اس طرح مروی ہے: 'وَالَّيْلِ إِذَا يَغْشٰى وَالنَّهَارِ إِذَا تَجَلّٰى وَالذَّكَرِ وَالْاُنْثٰى' یہ کمی کی مثال ہے۔

زیادتی کی مثال: ﴿تَبَّتْ يَدَآ أَبِيْ لَهَبٍ ﴾ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے: 'وَ أَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ وَرَهْطَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِيْنَ'

⑦ مترادفات کا اختلاف مثلاً: ﴿ كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِ ﴾ جبکہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما اور سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ کی قراءت اس طرح سے ہے: 'كَالصُّوْفِ الْمَنْفُوْشِ'

◉ امام ابوالفضل الرازی رحمہ اللہ کے وجوہ کی تفصیل:

① اسماء کے واحد، تثنیہ، جمع، مذکر و مؤنث ہونے میں اختلاف۔

② افعال مثلاً ماضی، مضارع اور امر کے بدلنے کا اختلاف۔

③ اعراب کی وجوہ کا اختلاف ④ (حروف کی) کمی، بیشی ہونا۔

⑤ تقدیم و تاخیر کا واقع ہونا۔ ⑥ الابدال۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⑦ لغات کا اختلاف جیسے کہ فتحہ، اِمالہ، ترقیق، تفخیم، اِدغام اور اِظہار وغیرہ وغیرہ۔

امام ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں یہ چیزیں ابن قتیبہ رحمہ اللہ سے ہی لی گئی ہیں۔

سبعہ اَحرف سے مراد سات وجوہ ہیں، ان سات وجوہ میں سے کسی ایک وجہ پر قرآن کریم کی تلاوت کرنا جائز ہے۔ مگر اس سے یہ ہرگز مراد نہیں ہے کہ قرآن کریم کا ہر کلمہ سات وجوہ سے پڑھا جاسکتا ہے بلکہ اس سے مراد یہ ہے کہ قرآن کریم کے ہر ایک کلمہ اور لفظ کی آخری حد سات ہے۔

عام طور پر قاری کے ذہن میں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ قرآن کریم کے بعض ایسے کلمات ہیں جو سات سے زیادہ وجوہ سے بھی پڑھے جاتے ہیں جبکہ امام ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ نے قرآن کریم کے ہر کلمے کی قراءت کی آخری حد سات بتائی ہے۔

◉ امام ابن حجر عسقلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''لفظ سبعہ آحاد میں کسی چیز کی کثرت کے لیے استعمال ہوتا ہے اور سبعین کا لفظ عشرات میں کثرت کے لیے مستعمل ہے۔ بعینہٖ سبع مائۃ کا لفظ مئین میں کسی چیز کی کثرت کے لیے استعال ہوتا ہے۔ گویا اس طرح کے عدد سے معین عدد اور محدود تعداد مراد نہیں ہوتی۔ قاضی عیاض اور ان کے اصحاب کا میلان بھی اسی مؤقف کی طرف ہے۔''

◉ امام موصوف رحمہ اللہ مزید فرماتے ہیں:

امام قرطبی رحمہ اللہ، امام ابن حبان رحمہ اللہ کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ سبعہ اَحرف کے معنی میں اختلاف پایا جاتا ہے اور وہ سبعہ اَحرف کے معنی میں ۳۵/ اَقوال کا ذکر کرتے ہیں۔ امام منذری رحمہ اللہ کا کہنا ہے ان اَقوال میں سے اکثر کو اختیار نہیں کیا جاسکتا۔ امام موصوف رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے ابن حبان کی صحیح سے ان کی رائے تلاش کرنے کی کوشش کی لیکن میں ان کے کلام سے واقف نہیں ہوسکا۔

ایک قوم کا یہ مؤقف ہے کہ سبعہ اَحرف سے مراد کلام کی سات اصناف ہیں اور انہوں نے ابن مسعود رضی اللہ عنہما کی اس حدیث کو دلیل بنایا ہے۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ ''شروع شروع میں قرآن ایک ہی حرف پر ایک ہی باب سے نازل ہوا پھر قرآن کریم سات ابواب میں، سات حروف پر نازل ہوا۔ وہ سات ابواب یہ ہیں:

① زجر و توبیخ ② اَوامر و نہی کے اَحکام ③ حلال ④ حرام ⑤ محکم ⑥ متشابہ ⑦ اَمثال

اسے امام ابوعبید رحمہ اللہ اور دیگر کئی محدثین نے روایت کیا ہے۔

◉ امام ابن عبدالبر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''یہ حدیث ثابت نہیں ہے، کیونکہ یہ روایت ابوسلمہ بن عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے ہے۔ اور ابوسلمہ بن عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کی حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے ملاقات ہی ثابت نہیں۔''

مذکورہ حدیث کو امام ابن حبان رحمہ اللہ اور امام حاکم رحمہ اللہ نے صحیح کہا ہے۔ لیکن یہ حدیث محل نظر ہے، کیونکہ ابوسلمہ اور ابن مسعود کے درمیان انقطاع واقع ہوا ہے۔ اور امام بیہقی رحمہ اللہ نے ایک دوسرے طریق سے امام ابن شہاب الزہری رحمہ اللہ اور انہوں نے ابوسلمہ رحمہ اللہ سے مرسل روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ مرسل جید ہے۔ پھر فرمایا اگر یہ حدیث

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحیح ہو تو اس کا معنی سات وجوہ ہوگا۔ جن کا ذکر دیگر مختلف احادیث میں ہوا کیونکہ ان احادیث کا سیاق اس چیز کو قبول کرنے سے انکار کرتا ہے۔

- ابوشامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

یہاں احتمال ہے کہ مذکورہ تفسیر ابواب کی ہو نہ کہ احرف کی۔ یعنی یہ کلام کے ابواب میں سے سات اَبواب اور اقسام ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ان اصناف پر قرآن کا نزول کیا ہے اور دوسری کتب کی طرح ایک ہی صنف پر اکتفا نہیں کیا۔

کیا موجودہ مصاحف سبعہ اَحرف پر مشتمل ہیں؟

ابوشامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

سلف صالحین میں اختلاف پایا جاتا ہے کہ کیا موجودہ مصاحف سبعہ احرف پر ہیں یا ان میں سے ایک حرف پر؟ امام ابن جریر طبری رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ موجودہ مصاحف ایک ہی حرف پر ہیں۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ سے مروی ہے وہ ابوطاہر بن ابوسرح سے بیان کرتے ہیں وہ کہتے ہیں۔ میں نے ابن عیینہ رحمہ اللہ سے مدینہ والوں اور اہل عراق کی قراءت کے اختلاف کے بارے سوال کیا کہ کیا یہی سات حروف ہیں۔ فرمایا نہیں بلکہ سات حروف مثل أقبل ، هلم اور تعال ہیں کہتے ہیں کہ ابن وھب رحمہ اللہ نے مجھے اسی طرح ہی فرمایا۔

قراءاتِ سبعہ کی شرائط

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ سبعہ اَحرف کے بارے طویل بحث کرنے کے بعد امام الکواشی کا قول نقل کرتے ہیں جو شرائط صحت قراءات سبعہ کے حوالے سے ہے۔

- امام الکواشی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”كل ما صح سنده واستقام وجهه في العربية ووافق لفظه خط المصحف الإمام فهو من السبعة المنصوصة فعلى هذا الأصل بني قبول القراءات عن سبعة كانوا أو سبعة آلاف ومتى فقد شرط من الثلاثة فهو شاذ . “[فتح الباري:۹/۳۲]

”ہر وہ قراءت جس کی سند صحیح ہو اور عربی میں کسی ایک وجہ کے مطابق ہو اور اس قراءت کے الفاظ خط مصحف عثمانی کے مطابق اور موافق ہوں۔ جس قراءات میں یہ تین شرائط پائی جائیں خواہ وہ سات سے ہو یا سات ہزار سے ہو مقبول ہے، اور اگر ان تینوں شرائط میں سے کوئی ایک شرط ساقط ہو جائے تو وہ قراءت شاذ ہوگی۔“

اس قول کے بعد امام ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ امام سبکی رحمہ اللہ کا قول نقل کرتے ہیں جس میں کافی صراحت سے بیان کیا گیا ہے۔

- اِمام سبکی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

آپ قراءات شاذہ کے حوالے سے 'شرح المنهاج' میں لکھتے ہیں کہ فقہاء کی کثیر تعداد کا یہ کہنا ہے کہ جو قراءات، قراءاتِ سبعہ کے علاوہ ہیں وہ تمام شاذ قراءات ہیں۔ یہ تمام فقہاء سبعہ قراءات کے مشہور ہونے کی وجہ سے اس توہم کا شکار ہوئے ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حقیقت حال یہ ہے کہ جو قراءات، قراءات سبعہ سے خارج ہیں ان کی دو اقسام ہیں:

❶ جو قراءات رسم مصحف عثمانی کے خلاف ہیں وہ قراءات بلا شک وشبہ قرآن نہیں ہیں۔

❷ ان میں سے وہ قراءات جو رسم مصحف عثمانی کے مطابق ہیں وہ دو قسموں میں منقسم ہیں:

① جو قراءات غریب طریق سے وارد ہوئی ہیں وہ بغیر کسی شک کے قرآن نہیں۔

② وہ قراءات جو ائمہ کے ہاں مشہور ہو چکی ہیں وہ قراءات یعقوب اور قراءات ابوجعفر کی طرح درست ہیں ان قراءات کا کوئی حرج نہیں۔

اس سلسلہ میں تفصیلی بحث فتح الباری ص ۱۱ تا ص ۳۹ پر دیکھی جا سکتی ہے۔

خلاصہ

مندرجہ بالا بحث کے بعد امام ابن حجر رحمہ اللہ کا مؤقف درج ذیل الفاظ کی صورت میں سامنے آتا ہے:

سبعہ اَحرف سے مراد سات وجوہ ہیں، ان سات وجوہ میں سے کسی ایک وجہ پر قرآن کریم کی تلاوت کرنا جائز ہے۔ مگر اس سے یہ ہرگز مراد نہیں ہے کہ قرآن کریم کا ہر کلمہ سات وجوہ سے پڑھا جا سکتا ہے بلکہ اس سے مراد یہ ہے کہ قرآن کریم کے ہر ایک کلمہ اور لفظ کی آخری حد سات ہے۔

اِمام نووی رحمہ اللہ کا مؤقف

اِمام نووی رحمہ اللہ قراءاتِ متواترہ کے بھرپور مؤیدین میں سے ہیں۔ انہوں نے 'المنهاج شرح صحيح مسلم ابن الحجاج' میں حدیث سبعہ پر سیر حاصل بحث کی ہے اور اِس حوالے سے دیگر علماء کے نقطۂ نظر کو بھی قلم بند کیا ہے۔ چنانچہ لکھتے ہیں:

◉ قاضی عیاض رحمہ اللہ کا کہنا ہے:

''سبعہ اَحرف سے مراد توسع اور تسہیل ہے، حصر مراد نہیں ہے۔ جبکہ اکثر لوگوں کا خیال ہے کہ یہ سبعہ کے عدد میں محصور ہے۔'' [المنهاج شرح صحيح مسلم بن الحجّاج: ۳۴۰/۶]

◉ کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ اس سے سات معانی مراد ہیں:

جیسا کہ وعد، وعید، محکم، متشابہ، حلال، حرام، قصص، اَمثال، اَمر اور نہی وغیرہ۔ [ایضاً: ۳۴۰/۶]

◉ بعض لوگوں نے رُجحان ظاہر کیا ہے:

"هي أداء التلاوة، وكيفية النطق بكلماتها من إدغام وإظهار، وتفخيم، وترقيق، وإمالة، ومد؛ لأن العرب مختلفة اللغات في هذه الوجوه فيسر الله تعالى عليهم ليقرأ كل إنسان بما يوافق لغته، ويسهل على لسانه." [ایضاً: ۳۴۱/۶]

''سبعہ اَحرف اَدائے تلاوت اور کلمات کے نطق کی کیفیت کا نام ہے، جیسا کہ اِدغام و اِظہار، تفخیم، ترقیق، اِمالہ اور مد وغیرہ۔ چونکہ اَہل عرب ان وجوہ میں متعدد لغات کے حامل تھے اس لیے اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے سہولت فرما دی تا کہ ہر انسان بآسانی اپنی لغت کے موافق تلاوت کر سکے اور جو اس کی زبان پر سہل ہو۔''

◉ بعض اَفراد سبعہ اَحرف کو الفاظ اور حروف کا نام دیتے ہیں، جبکہ دیگر کا کہنا ہے کہ یہ سات قراءات اور وجوہ ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

◉ ابوعبید رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

’’یہ عرب کے قبائل یمن اور معدّ کی سات لغات ہیں اور یہ سب سے زیادہ فصیح اور اعلیٰ لغات ہیں۔[ایضاً:۶/۳۴۱]

◉ اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اِس سے مضر قبیلے کی سات لغات مراد ہیں۔

یادرہے کہ یہ سات کی سات قرآن کریم میں متفرق طور پر پائی جاتی ہیں کسی ایک کلمہ میں تمام لغات کا وجودنہیں ہے۔ لیکن بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ بعض قرآنی کلمات جیسا کہ ﴿وَعَبَدَ الطّٰغُوْتَ ﴾ [المائدۃ:۶۰]، ﴿ يَرْتَعْ وَيَلْعَبْ ﴾ [یوسف:۱۲]، ﴿ بٰعِدْ بَيْنَ اَسْفَارِنَا ﴾ [سبا:۱۹] اور ﴿بِعَذَابٍ بَئِيْسٍ ﴾ [الاعراف:۱۶۵] میں یہ تمام کی تمام لغات جمع ہیں۔ [ایضاً:۶/۳۴۱]

◉ قاضی اَبوبکر بن باقلانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”الصحيح أن هذه الأحرف السبعة ظهرت واستفاضت عن رسول الله ﷺ، وضبطها عنه الأمة، وأثبتها عثمان والجماعة في المصحف، وأخبروا بصحتها، وإنما حذفوا منها لم يثبت متواترا، وأن هذه الأحرف تختلف معانيها تارة وألفاظها أخرى، وليست متضادة ولا متنافية.“ [ایضاً:۶/۳۴۱]

’’صحیح بات یہ ہے کہ موجودہ تمام حروف رسول اللہ ﷺ سے ظاہر اور مشہور ہوئے، آپ ﷺ ہی سے اُمت نے ضبط کیا، انہی کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور آپ کی جماعت نے مصحف میں جمع کیا اور اس کی صحت کی خبر دی۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس میں سے غیر متواتر کو حذف کر دیا۔ اور یہ حروف بسا اَوقات الفاظ اور معانی کے اِعتبار سے مختلف ہوتے ہیں اور بسا اَوقات نہیں ہوتے۔‘‘

◉ طحاوی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

”أن القراءة بالأحرف السبعة كانت في أول الأمر خاصة للضرورة لاختلاف لغة العرب، ومشقة أخذ جميع الطوائف بلغة، فلما كثر الناس والكتاب، وارتفعت الضرورة كانت قراءة واحدة.“ [ایضاً:۶/۳۴۱]

’’ابتدائی زَمانہ میں اَحرف سبعہ پر قراء ت ایک خاص ضرورت، اَہل عرب کی لغات میں اختلاف، کے تحت تھی کیونکہ تمام قبائل کا ایک لغت پر پڑھنا دشوار تھا۔ پھر جب لوگوں کی، اور کاتبین کی تعداد بڑھ گئی اور ضرورت ختم ہوگئی تو پھر ایک قراء ت ہی باقی رہ گئی۔‘‘

◉ دوادی رحمہ اللہ یوں رقمطراز ہیں:

”هذه القراءات السبع التي يقرأ الناس اليوم بها ليس كل حرف منها هو أحد تلك السبعة، بل تكون مفرقة فيها.“ [ایضاً:۶/۳۴۱]

’’موجودہ سات قراء ات جن کی لوگ تلاوت کرتے ہیں ان میں سے ہر حرف میں سات قراء ات موجودنہیں ہیں بلکہ قرآن کریم میں متفرق طور پر پائی جاتی ہیں۔‘‘

◉ ابوعبیداللہ بن ابی صفرۃ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”هذه القراءات السبع إنما شرعت من حرف واحد من السبعة المذكورة في الحديث، وهو الذي جمع عثمان عليه مصحف، وهذا ذكره النحاس وغيره.“ [ایضاً:۶/۳۴۱]

’’موجودہ سات قراء ات جو کہ ایک حرف سے شروع ہوئی ہیں، یہ وہی ہیں جن کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے مصحف میں جمع

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا اور اسی کا نحاس رحمہ اللہ اور دیگر نے تذکرہ کیا ہے۔''

علماءِ کرام کا اس حد تک تو اتفاق ہے کہ قرآن کریم کے سات حروف پر نزول سے آسانی اور تسہیل مراد ہے۔ جس کا ثبوت وہ تمام اَحادیثِ مبارکہ ہیں جو سرور دو عالمﷺ کی طرف سے جاری ہوچکی ہیں۔ جیسا کہ حضورﷺ نے فرمایا: «هَوِّنْ عَلٰی أُمَّتِي» . ''میری اُمت پر آسانی کی جائے۔''

خلاصہ

اِمام نووی رحمہ اللہ کے ہاں سبعہ اَحرف سے مراد مندرجہ ذیل تشریح ہے جیسا کہ محدث عظیم آبادی نے 'عون المعبود' میں بھی اِس کی وضاحت کی ہے۔

”هى أداء التلاوة، وكيفية النطق بكلماتها من إدغام وإظهار، وتفخيم، وترقيق، وإمالة، ومد؛ لأن العرب مختلفة اللغات في هذه الوجوه فيسر الله تعالى عليهم ليقرأ كل إنسان بما يوافق لغته، ويسهل على لسانه. “ [المنهاج شرح صحيح مسلم بن الحجّاج:۳۴۰/۶]

''سبعہ اَحرف اَدائے تلاوت اور کلمات کے نطق کی کیفیت کا نام ہے، جیسا کہ اِدغام و اِظہار، تفخیم، ترقیق، اِمالہ اور مد وغیرہ۔ چونکہ اَہل عرب ان وجوہ میں متعدد لغات کے حامل تھے اس لیے اللہ تعالیٰ نے اُن کے لیے سہولت فرما دی تا کہ ہر اِنسان بآسانی اپنی لغت کے موافق تلاوت کر سکے اور جو اس کی زبان پر سہل ہو۔''

شمس الحق عظیم آبادی رحمہ اللہ

شمس الحق عظیم آبادی رحمہ اللہ بھی متنوع قراءاتِ قرآنیہ کو من وعن تسلیم کرتے ہیں۔ اس کا ثبوت ان کی کتاب 'عون المعبود شرح سنن أبی داؤد' میں موجود وہ تشریح ہے جو اُنہوں نے 'سنن أبی داؤد' میں موجود اَحادیث کے ضمن میں پیش کی ہے۔

◉ حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریمﷺ نے ﴿وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرٰهِمَ مُصَلًّى﴾ [البقرۃ:۱۲۵] [سنن أبي داؤد:۳۹۶۲] پڑھا۔

محدث عظیم آبادی بیان کرتے ہیں کہ ذِکر کردہ آیت میں موجود لفظ 'وَاتَّخِذُوْا' میں متعدد قراءات بیان کی گئی ہیں۔ جعفر بن محمد نے صیغۂ اَمر اور مشہور قراءۃ کے مطابق 'وَاتَّخِذُوْا' پڑھا ہے۔

اِس میں ایک قراءت صیغۂ ماضی کے ساتھ بھی ہے۔

◉ سیوطی رحمہ اللہ 'الدر المنثور' میں فرماتے ہیں:

''أن أصحاب عبدالله كانوا يقرؤون ﴿وَاتَّخَذُوا مِنْ مَّقَامِ إِبْرٰهِمَ مُصَلًّى﴾ قال أمرهم يتخذوا''

''اَصحاب عبداللہ رضی اللہ عنہ ﴿وَاتَّخَذُوا مِنْ مَّقَامِ إِبْرٰهِمَ مُصَلًّى﴾ پڑھتے۔ اور کہتے ہیں کہ مقام اِبراہیم کو جائے نماز بنانا اَمر تھا۔''

◉ عبدالملک بن ابی سلیمان روایت کرتے ہیں:

''میں نے سعید بن جبیر رحمہ اللہ کو خا کے کسرہ کے ساتھ 'وَاتَّخِذُوْا' پڑھتے ہوئے سنا۔ 'غیث النفع في القراءات السبع' میں ہے کہ نافع رحمہ اللہ اور شامی رحمہ اللہ نے اسے فعل ماضی کے ساتھ 'وَاتَّخَذُوْا' پڑھا ہے۔'' [عون المعبود:۷/۱۱]

◉ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں:

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

’’کان یقرأ ﴿غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ﴾ ولم یقل سعید: کان یقرأ‘‘ [سنن ابی داؤد:۳۹۶۸]

’غیر‘ میں تین حرکات بیان کی گئی ہیں:

ابن کثیر رحمہ اللہ، ابوعمرو رحمہ اللہ، حمزہ رحمہ اللہ اور عاصم رحمہ اللہ نے رفع کے سے ساتھ ’غَیْرُ‘ پڑھا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ یہ القاعدون کی صفت ہے اور یہاں پر القاعدون غیر معین ہیں۔

نافع رحمہ اللہ، ابن عامر رحمہ اللہ اور کسائی رحمہ اللہ نصب کے ساتھ ’غَیْرَ‘ پڑھا ہے۔

اور ایک شاذ رِوایت جر کے ساتھ بھی بیان کی گئی ہے، کیونکہ یہ المؤمنین کی صفت ہے۔ [عون المعبود:۳/۱۱]

◉ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

’’رأیت النبي یقرأ "أَیَحْسَبُ أَنَّ مَالَهٗ أَخْلَدَهٗ" ‘‘ [سنن أبي داؤد:۳۹۸۸]

تمام نسخوں میں ’یحسب‘ سے پہلے حرف اِستفہام ہے۔ لیکن ہم نے کتب تجوید و تفسیر میں اس قراءت کو نہیں پایا بلکہ مشہور قراءت حرف اِستفہام کے حذف کے ساتھ ہے جیسا کہ منذری کے نسخہ میں ہے۔

◉ سیوطی رحمہ اللہ ’الدر المنثور‘ میں رقمطراز ہیں:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے یہاں پر سین کے کسرہ کے ساتھ ’یَحْسِبُ أَنَّ مَالَهٗ أَخْلَدَهٗ‘ پڑھا ہے۔

’غیث النفع فی القراء ات السبع‘ میں ہے کہ شامی رحمہ اللہ، عاصم رحمہ اللہ اور حمزہ رحمہ اللہ نے سین کے فتح کے ساتھ ’یَحْسَبُ‘ پڑھا ہے۔

جبکہ باقی قراء نے سین کے کسرہ کے ساتھ ’یَحْسِبُ‘ پڑھا ہے۔ [عون المعبود:۱۸/۱۱]

سبعہ اَحرف سے مراد لغات، قراءات یا مختلف اَنواع ہیں۔ اور اس کے معنی کی وضاحت میں تقریباً ۴۱/ اَقوال کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ اس کے معانی کوئی بھی نہیں جانتا، کیونکہ حرف لغت، کلمہ، معنی اور جہت سب پر صادق آتا ہے۔

علماء کا خیال ہے کہ قراءاتِ قرآنیہ اگرچہ وہ سات سے زائد ہی ہوں ان سے اِختلافات کی سات وجوہ مراد ہیں:

① نفسِ کلمہ میں کمی و زیادتی واقع ہو۔ جیسے ’نُنْشِزُهَا‘ اور ’نُنْشِرُهَا‘ پہلے زا معجمة کے ساتھ اور دوسرا را مهمله کے ساتھ۔ اور اسی طرح ’سَارِعُوْا‘ اور ’وَسَارِعُوْا‘ سین سے قبل واؤ عاطفہ کے حذف کے ساتھ، اور پھر اس کے اِثبات کے ساتھ۔

② واحد اور جمع کی تغیر جیسے ’کُتُبِهٖ‘ اور ’کِتٰبِهٖ‘

③ تذکیر و تانیث کا اِختلاف جیسے ’یَکُنْ‘ اور ’تَکُنْ‘

④ صرفی اختلاف، تخفیف و تشدید کا جیسے ’یَکْذِبُوْنَ‘ اور ’یُکَذِّبُوْنَ‘ اور فتحہ و کسرہ کا اختلاف جیسے ’یَقْنُطُ‘ اور ’یَقْنِطُ‘

⑤ اِعراب کا اختلاف جیسے ’ذُو الْعَرْشِ الْمَجِیْد‘ ذال کے رفع اور جر کے ساتھ

⑥ اَداۃ نحو کا اِختلاف جیسے ’لٰکِنِ الشَّیٰطِیْنُ‘ ’لٰکِنَّ الشَّیٰطِیْنَ‘ نون کی تشدید اور تخفیف کے ساتھ

⑦ لغات کا اِختلاف جیسے تفخیم اور اِمالہ وغیرہ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خلاصۂ بحث یہ ہے کہ ان قراءات کا پڑھنا جائز ہے جو رسول اللہ ﷺ سے تواتر کے ساتھ ثابت ہیں جس کی دلیل ''أنزل القرآن علی سبعة أحرف'' ہے۔ [عون المعبود:۴/۲۴۳]

◉ اِمام نووی رحمہ اللہ شرح مسلم میں رقمطراز ہیں کہ سبعہ اَحرف سے متعلق بیان کیے جانے والے اَقوال میں سے سب سے زیادہ صحیح اور حدیث کے معنی کے قریب ترین یہ قول ہے:

''سبعہ اَحرف اَدائے تلاوت اور کلمات کے نطق کی کیفیت کا نام ہے، جیسا کہ ادغام و اِظہار، تفخیم، ترقیق، اِمالہ اور مد وغیرہ۔ چونکہ اَہل عرب ان وجوہ میں متعدد لغات کے حامل تھے اس لیے اللہ تعالیٰ نے اُن کے لیے سہولت فرما دی تاکہ ہر انسان بآسانی اپنی لغت کے موافق تلاوت کر سکے اور جو اس کی زبان پر سہل ہو۔'' [المنہاج :۶/۳۴۱]

◉ ملا علی قاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''لیکن اَیسا مطلق طور پر نہیں ہے مثلاً بعض جگہوں پر اِدغام جبکہ بعض جگہوں پر اِظہار جائز نہیں ہے۔ اسی طرح دیگر اَشیاء کو بھی اس پر قیاس کیا جائے گا اور لغات کا اختلاف صرف ان وجوہ میں ہی محصور نہیں ہے۔''

[عون المعبود:۴/۲۴۴]

◉ ابن عبدالبر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''سبعہ وُجوہ سے مراد مختلف اَلفاظ کے متفق معانی ہیں۔ جیسا کہ أقبل، تعال، عجل، هلم اور أسرع، پس مترادف اَلفاظ کا تبادلہ جائز ہے نہ کہ متضاد اَلفاظ کا۔''

◉ مسند اَحمد میں حضرت اَبوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

''أنزل القرآن علی سبعة أحرف علیما حکیما غفوراً رحیما'' [مسند احمد:۸۳۷۲]

''قرآن سات حروف پر نازل کیا گیا ہے جیسے علیما حکیما اور غفوراً رحیما'

◉ ایک دوسری حدیث میں ہے:

''القرآن کله صواب ما لم یجعل مغفرة عذابا أو عذابا مغفرة .'' [مسند احمد:۱۶۴۱۳]

'' قرآن سارے کا سارے کا سارا صحیح ہے جب تک کہ مغفرت کی آیت کو عذاب کے ساتھ اور عذاب والی آیت کو مغفرت والی آیت کے ساتھ نہ بدلا جائے۔''

یہی وجہ ہے کہ حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ قرآنی آیت ﴿كُلَّمَا أَضَآءَ لَهُم مَّشَوْا فِيهِ﴾ [البقرۃ:۲۰] میں 'مَّشَوْا فِيْهِ' کی جگہ 'سَعَوْا فِيْهِ' پڑھ لیتے تھے۔ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہما ﴿انْظُرُوْنَا﴾ کی جگہ پر 'أَمْهِلُوْنَا' اور 'أَخِّرُوْنَا' پڑھتے۔

◉ ملا علی قاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے یہ بات بہت بعید ہے، خصوصاً حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ جیسے جلیل القدر صحابہ سے کہ وہ اَیسے لفظ کو اپنی طرف سے بدل دیں جس کو اُنہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہو اور آپ ﷺ نے تلاوت میں اُسے معمول بنایا ہو۔ صحیح بات یہ ہے کہ ان دونوں صحابہ کرام نے یا تو اُسے تفسیر کے طور پر نقل کیا ہے یا اللہ کے نبی ﷺ سے مختلف وجوہ کے ساتھ پڑھتے ہوئے سنا کہ آپ ﷺ نے ایک بار 'مَشَوْا فِيْهِ' اور پھر 'سَعَوْا فِيْهِ' اور ایک جگہ پر ﴿انْظُرُوْنَا﴾ اور کسی اور مقام پر 'أَمْهِلُوْنَا' اور 'أَخِّرُوْنَا' پڑھا ہو۔''

◉ اِمام طحاوی رحمہ اللہ کا خیال ہے:

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

’’اس میں ان لوگوں کے لیے رخصت ہے جن کے لیے کتابت اور ضبط کے علم سے عدم واقفیت کی بناء پر ایک لفظ پر تلاوت کرنا مشکل ہے۔اس کے بعد عذر کے زائل ہونے اور حفظ وکتابت میں آسانی کی وجہ سے اسے منسوخ کر دیا گیا۔‘‘ [عون المعبود:۲۴۴/۴]

◉ امام خطابی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ حروف سے مراد لغات ہیں۔یعنی قرآن کریم عرب کی سات لغات میں نازل کیا گیا اور یہ لغات کلام کے اعتبار سے سب سے اَفضل اور اعلیٰ تھیں۔

وہ کہتے ہیں کہ یہ لغات قرآن کریم میں متفرق مقامات پر آئی ہیں کسی ایک کلمہ میں جمع نہیں ہیں۔

◉ قتیبی رحمہ اللہ رقمطراز ہیں:

”لا نعرف في القرآن حرفا يقرأ على سبعة أحرف . “

’’قرآن میں ایک بھی حرف اَیسا موجود نہیں ہے جس میں (تمام) سبعہ حروف پڑھے جا سکتے ہوں۔‘‘[أیضاً:۲۴۴/۴]

◉ ابن اَنباری رحمہ اللہ ان کے جواب میں فرماتے ہیں:

’’یہ غلط ہے، کیونکہ قرآن کریم میں اَیسے حروف موجود ہیں جن میں سات حروف کی قراءت کی جا سکتی ہے۔جیسا کہ ﴿وَعَبَدَ الطَّٰغُوتَ﴾ [المائدۃ:۶۰]، ﴿يَرْتَعْ وَيَلْعَبْ﴾ [یوسف:۱۲] اور اس کے بعد اُنہوں نے کئی وجوہ کا تذکرہ کیا ہے گویا کہ اُنہوں نے اَحرفِ سبعہ والی حدیث کی یہ تاویل پیش کی ہے کہ قرآن کا کچھ حصہ سات حروف پر نازل ہوا ہے نہ کہ پورے کا پورا قرآن۔‘‘ [أیضاً:۲۴۵/۴]

◉ سندی رحمہ اللہ رقمطراز ہیں:

’’حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے لوگوں کا قراءات میں اِختلاف کی وجہ سے ایک دوسرے کو تکذیب کا نشانہ بناتے ہوئے دیکھا تو اُنہیں لغتِ قریش پر جمع کر دیا جس پر سب سے پہلے قرآن کریم نازل ہوا تھا۔‘‘

◉ اِمام سیوطی رحمہ اللہ کا خیال ہے:

’’المختار أن هذا من المتشابه الذي لا يدرى تأويله، وفيه أكثر من ثلاثين قولا أوردتها في الإتقان . ‘‘ [أیضاً:۲۴۵/۴]

’’میرے نزدیک مختار قول یہ ہے کہ حدیث سبعہ اَحرف متشابہات میں سے ہے جس کی تاویل معلوم نہیں ہو سکی، اور اس کی مراد میں تیس سے زیادہ اَقوال بیان کیے گئے ہیں جن کو میں نے ’الإتقان‘ میں ذکر کیا ہے۔‘‘

خلاصہ

مذکورہ بالا تمام بحث سے امام موصوف کا جو مؤقف سامنے آیا ہے وہ یہ ہے:

’’سبع اللغات المشهورة هي: لغة الحجاز والهذيل والهوازن واليمن والطي والثقيف وبني تميم . ‘‘[ایضاً:۲۴۵/۴]

’’سبعہ اَحرف سے سات مشہور لغات حجاز، ہذیل، ہوازن، یمن، طی، ثقیف اور بنی تمیم مراد ہیں۔‘‘

مولانا عبد الرحمٰن مبارکپوری رحمہ اللہ

ثبوتِ قراءات کے مسئلہ میں علامہ مبارکپوری رحمہ اللہ بھی سلف صالحین کے متفقہ مؤقف کے حامل ہیں اور اُنہوں نے ترمذی کے اَبواب القراءات کے ذیل میں اَحادیث میں مذکور قراءات کی لغوی تشریح بھی فرمائی ہے جس سے ان

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا یہ ثابت کرنا مقصود ہے کہ قراءات صرف قراء کی روایات کا ہی نام نہیں بلکہ یہ باقاعدہ اللہ کے رسول ﷺ سے مروی ہیں اور لغت وبیان کے وسیع مروجہ مقاییس پر پوری اترتی ہیں۔ نیز وہ جمیع قراءات کو متواتر اور قرآن تسلیم کرتے ہیں جیسا کہ اُنہوں نے حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے:

''كان رسول الله يقطع قراءته يقرأ: الحمد لله رب العالمين . ثم يقف . الرحمن الرحيم . ثم يقف . وكان يقرأها: مَلِكِ يوم الدين . '' [جامع الترمذی:۲۹۲۷،وقال الشيخ الألباني: صحيح]

''رسول اللہ ﷺ قراءت میں اِنقطاع کرتے تھے۔آپ ''الحمد لله رب العالمين'' پڑھ کر وقف کرتے، اس کے بعد''الرحمن الرحيم'' پڑھتے اور وقف کرتے۔اور''مَلِكِ يَومِ الدِّين'' پڑھتے تھے۔''

اِس حدیث کے ذیل میں علامہ مبارکپوری رحمہ اللہ رقمطراز ہیں کہ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ نے فرمایا:

بعض قراء نے مَلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ جبکہ بعض نے الف کے ساتھ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ پڑھا ہے۔

یہ دونوں صحیح اور متواتر قراءتیں ہیں۔

اِسی طرح اسے لام کے سکون کے ساتھ 'مَلْكِ' اور 'مَلِيْكِ' بھی پڑھا گیا ہے۔

بعض نے کاف کے اِشباع کے ساتھ ''ملكي يوم الدين'' پڑھا ہے۔

اِمام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی طرف ''مَلَكَ يومَ الدِّين'' کی قراءت منسوب ہے۔

اِمام زمخشری رحمہ اللہ نے 'مَلِكِ' کی قراءت کو ترجیح دی ہے، کیونکہ یہ اہل حرمین کی قراءت ہے۔

- اِمام بغوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''عاصم، کسائی اور یعقوب نے 'مٰلِكِ' جبکہ دیگر قراء نے ''مَلِكِ'' پڑھا ہے۔'' [تحفة الأحوذی:۱۹۸/۸]

- حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ایک حدیث میں ہے:

''أن النبي ﷺ قرأ ''في عين حمئة'' [جامع الترمذي:۲۹۳۴،وقال الشيخ الألباني: صحيح]

- بغوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''ابوجعفر، ابو عامر، حمزہ، کسائی اور ابوبکر نے ہمزہ کے بغیر اور ثبوت الف کے ساتھ 'حامية' پڑھا ہے۔''

جبکہ بعض نے ثبوت ہمزہ اور الف کے بغیر 'حمئة' پڑھا ہے۔

اَبوداؤد میں 'في عين حامية' سے متعلق حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ایک مرفوع حدیث ہے:

''میں رسول اللہ ﷺ کے پیچھے گدھے پر سوار تھا اس وقت سورج غروب کے قریب تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم جانتے ہو یہ سورج کہاں غروب ہوتا ہے؟ میں نے کہا اللہ اور اس کا رسول ہی جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''فإنها تغرب في عين حامية''

- ابن جریر رحمہ اللہ رقمطراز ہیں:

''والصواب أنهما قراءتان مشهورتان وأيهما قرأ القارىء فهو مصيب . ''

''صحیح بات یہ ہے کہ یہ دونوں قراءتیں مشہور ہیں، قاری ان میں سے جو بھی پڑھے گا ٹھیک ہوگی۔''

[تحفة الأحوذي:۱۹۸/۸]

- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

''أنه قرأ على النبي ﷺ: خَلَقَكُمْ مِن ضَعْفٍ ، فقال: مِنْ ضُعْفٍ''

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

[جامع الترمذي:٢٩٣٦،قال الشيخ الألباني: حسن]

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

''میں نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے ''خَلَقَكُمْ مِن ضَعْفٍ ''پڑھا۔ تو آپ ﷺ نے ضاد کے ضمہ کے ساتھ 'ضُعْفٍ' پڑھا۔ ابوداؤد میں عطیہ عوفی سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے سامنے ﴿الله الذی خلقکم من ضَعْفٍ﴾ پڑھا تو آپ نے مجھے ضاد کے ضمہ کے ساتھ 'ضُعْفٍ' پڑھایا۔ اور فرمانے لگے کہ میں نے بھی رسول اللہ ﷺ کے سامنے اسی طرح پڑھا تھا لیکن آپ ﷺ نے مجھے ضمہ کے ساتھ 'ضُعْفٍ' پڑھایا۔''

- اِمام بغوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''اسے ضمہ اور فتح دونوں طرح پڑھا گیا ہے ضمہ قریش کی جبکہ فتح تمیم کی لغت ہے۔''

- علامہ نسفی رحمہ اللہ رقمطراز ہیں:

''فتح والی قراءت عاصم اور حمزہ کی ہے اور ان کے علاوہ دیگر تمام قراء ضمہ کے ساتھ پڑھتے ہیں جبکہ حفص نے دونوں لغات کو اِختیار کیا ہے۔''

ان دونوں قراءتوں میں ضمہ والی قراءت زیادہ اقویٰ ہے، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو یہی پڑھائی تھی۔'' [تحفة الأحوذي:٢٠٧/٨]

- عبدالرحمٰن مبارکپوری رحمہ اللہ سبعہ اَحرف والی حدیث نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

''سبعہ اَحرف سے سات وُجوہ مراد ہیں اور ان میں سے ہر ایک وجہ پڑھنا جائز ہے۔ لیکن اس کا مطلب ہرگز یہ نہیں ہے کہ قرآن کریم کے ہر کلمہ اور جملہ میں سات وجوہ پڑھی جاسکتی ہیں بلکہ اس سے مراد ایک کلمہ میں زیادہ وجوہ کی غایت بیان کرنا ہے، یعنی ایک کلمہ میں زیادہ سے زیادہ سات وجوہ پڑھی جاسکتی ہیں۔''

لیکن اگر کوئی کہے کہ بعض کلمات قرآنی میں سات سے زیادہ وجوہ بھی موجود ہیں۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ غالب یہی ہے کہ اس قدر زیادتی ثابت نہیں ہے اور اگر ہوگی بھی تو وہ اَدا کی کیفیت میں اختلاف کی قبیل سے ہوگی جیسا کہ مد اور اِمالہ وغیرہ میں ہے۔

اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ سبعہ سے حقیقی عدد نہیں بلکہ تسہیل اور آسانی مراد ہے اور سبعہ کے لفظ کا اِطلاق صرف اور صرف کثرت کے طور پر ہو رہا ہے۔ قاضی عیاض رحمہ اللہ اور دیگر کا بھی یہی مؤقف ہے۔''

- قرطبی رحمہ اللہ، ابن حبان رحمہ اللہ سے نقل کرتے ہوئے کہتے ہیں:

''اَحرف سبعہ کے معنی میں شدید اختلاف کیا گیا ہے اور اس کے متعلق تقریباً ۳۵/ اَقوال ذکر کیے گئے ہیں۔''

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ اور حافظ ابن جریر رحمہ اللہ نے اپنی کتب میں سبعہ اَحرف سے متعلق تفصیلی بحث کی ہے شائقین حضرات ان کی کتابوں کی طرف رجوع کر سکتے ہیں۔ [تحفة الأحوذي:٢١٢/٨]

خلاصہ

علامہ مبارکپوری رحمہ اللہ کی عبارت سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ وہ سبعہ کو ایک خاص متعین عدد کے معنی میں لیتے ہیں نہ کہ اکائیوں میں کثرت کے معنی میں۔ باقی جہاں تک اَحرف کی تشریح کا تعلق ہے اس سے ان کی مراد یہ ہے کہ کسی حرف میں اگر زیادہ سے زیادہ وجوہ پائی جاسکتی ہیں تو وہ سات ہیں۔ جس کو بالفاظ دیگر یوں کہا جاسکتا ہے:

''أوجه مقروءة لا تزید عن السبعة''

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ